سرکاری رپورٹ

چھٹا اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

اجلاس منعقدہ 15 نومبر 1997 بمطابق 14 رجب المرجب 1418 ہجری (بروز ہفتہ)

نمبر شمار	فہرست	صفحہ نمبر
۱	آغاز تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	۱
۲	وقفہ سوالات	۲
۳	رخصت کی درخواستیں	۱۳
۴	زیرو آور	۱۳
۵	سرکاری کارروائی مشترکہ قرارداد نمبر 22 منجانب مولانا امیر زمان سینئر صوبائی وزیر (قرارداد متفقہ طور پر منظور کی گئی)	۳۰

بلوچستان صوبائی اسمبلی

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا چھٹا اجلاس مورخہ ۱۵ نومبر ۱۹۹۷ء بمطابق ۱۴ رجب ۱۴۱۸ ہجری (بروز ہفتہ) بوقت چار بجکر دس منٹ پر (سہ پہر) زیرِ صدارت جناب میر عبدالجبار خان، اسپیکر بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

تلاوتِ قرآن پاک و ترجمہ

از

مولانا عبدالمتین اخوندزادہ

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ○ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ○ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ○ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ○

ترجمہ: ہر طرح کی ستائشیں اللہ ہی کیلئے ہیں جو تمام کائناتِ خلقت کا پروردگار ہے جو رحمت والا ہے۔ اور جس کی رحمت تمام مخلوقات کو اپنی بخششوں سے مالامال کر رہی ہے۔ جو اس دن کا مالک ہے جس دن کاموں کا بدلہ لوگوں کے حصے میں آئے گا۔ (خدایا!) ہم صرف تیری ہی بندگی کرتے ہیں اور صرف تو ہی ہے جس سے (اپنی ساری احتیاجوں میں) مدد مانگتے ہیں، (خدایا!) ہم پر (سعادت کی) سیدھی راہ کھول دے۔ وہ راہ جو ان لوگوں کی راہ ہوئی جن پر تو نے انعام کیا ان کی نہیں جو پھٹکارے گئے اور نہ ان کی جو راہ سے بھٹک گئے۔

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمِ

میر عبدالجبار خان (جناب اسپیکر) بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ وقفہ سوالات ۔ پہلا سوال عبدالرحیم خان مندوخیل صاحب کا ہے ۔

۲۰۰ مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل

کیا وزیر بلدیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ ۔

(الف) سال ۱۹۹۳ء تا مئی ۱۹۹۷ء کے دوران محکمہ بلدیات میں گریڈ ۱ تا گریڈ ۱۷ کے کتنے ملازمین تعینات ہوئے ہیں ، تعینات کردہ ملازمین کے نام بمعہ ولدیت تعلیمی کوائف ، تاریخ اور ضلع رہائش کی تفصیل دی جائے ۔

(ب) مذکورہ تعیناتیوں کے لئے بنیادی شرائط / اہلیت کیا رکھی گئی تھیں ۔ اور کیا مذکورہ آسامیوں کی عام تشہیر کی گئی ہے ۔ اگر جواب اثبات میں ہو تو کن ، اخبارات ورسائل میں اگر نہیں تو کیوں ۔

وزیر بلدیات

(الف) سال ۱۹۹۰ء تا مئی ۱۹۹۷ء کے دوران محکمہ بلدیات میں گریڈ ۱ تا گریڈ ۱۷ کے تعینات کردہ ملازمین کے نام معہ ولدیت ، تعلیمی کوائف تاریخ تعیناتی جائے ۔ تعیناتی اور ضلع رہائش کی تفصیل ضمیمہ (الف) میں فرداً فرداً درج ہیں ۔ ضمیمہ ضخیم ہے لہذا اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں ۔

(ب) مذکورہ تعیناتیوں کو شرائط و اہلیت کے مطابق پُر کیا گیا ہے اور مذکورہ آسامیوں کی عام تشہیر روزنامہ "جنگ" و "مشرق" کے ذریعے کی گئی ہیں ۔

۱ ۔ چونکہ لوکل کونسلز میں خالی آسامیوں پر تعیناتی اس وقت کے چیئرمین صاحبان کے دائرہ اختیار میں تھیں ۔ لہذا کئی ایک تقرریاں مذکورہ چیئرمین صاحبان نے متعلقہ لوکل کونسلز کی ضروریات کو مد نظر رکھ کر کیں مزید برآں حکومت کی ان ہدایات کے پیش نظر کہ بوقت ضرورت لوکل کونسلز کے ریٹائرڈ شدہ یا فوت ہو جانے والے حضرات کے بچوں کو ملازمت دی جائے گی ایسی تقرریاں بھی کی گئی ہیں جن کو مشتہر کرنے کی ضرورت محسوس نہ کی گئی ۔

علاوہ ازیں دیگر تقرریاں مقررہ اہلیت اور لوکل کونسلوں کی ضرورت کو مد نظر رکھتے ہوئے کی گئیں۔

جناب اسپیکر جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ کوئی ضمنی سوال۔

عبدالرحیم خان مندوخیل جناب والا یہاں جو جواب دیا گیا ہے اس میں اکثریت جو بڑے گریڈ کے سروسز ہیں ۱۶۔۱۷ ان کے لئے اشتہارات نہیں ہیں اور دوسرا وہ خود تسلیم بھی کرتے ہیں کہ صفحہ ضمن مغربی پاکستان لوکل کونسل میونسپل کمیٹی سروسز رول ۱۹۶۳ء کے تحت گریڈ سولہ و بالا کی اسامیوں کے لئے شرائط و اہلیت گریجویٹ ہونا ضروری ہے مزید پوسٹ سولہ و بالا کے شرائط اس طرح ہیں نیز گریڈ سولہ و بالا کی جو خالی آسامیوں کی تشہیر اخبارات میں کی گئی ہے بغیر ان کو حکومت نے قوانین میں نرمی کرتے ہوئے بلوچستان پبلک سروس کمیشن کے دائرہ اختیار سے نکال کر وزیر اعلیٰ کی منظوری سے پر کیے یہ جناب والا یعنی تو پبلک سروس کمیشن کے جتنے بھی سروسز ہیں ہمارا تجربہ یہ ہے کہ وہ زیادہ اطمینان بخش نہیں۔

جناب اسپیکر سوال پوچھیے؟

عبدالرحیم خان مندوخیل میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ یہی ان سے کہ آپ یہ ریلیکسیشن آف رولز یہ تو اگر Exceptional ہوتا کہ ایک کیس ہے تو ہم کہہ سکتے تھے لیکن اگر یہ اصول آپ نے بنا لیا تو اس کے معنی ہے آپ Violation of rule کر رہے ہیں Relexation of the rule کے معنی ہے Violationof rule اور بڑے سروسز میں آپ نے Violation of the rule کیا تو یہ جو ہے ایک تو جو کچھ ہوا ہے وہ غلط ہوا ہے اور آئندہ کے لئے آپ کیا یقین دہانی کر سکتے ہیں۔

میر اسرار اللہ زہری (وزیر بلدیات) جناب اسپیکر چیف منسٹر کو یہ اختیار ہے کہ رول ۵ ریلکس کر سکتا ہے پہلے جو چیف منسٹر گزرے ہیں انہوں نے رول ریلکس کئے ہیں اب ہم کوشش کریں گے رول ریلکس rule relax نہیں کرائے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل جناب والا اس میں یہ اختیار ہے رول ریلکس

rule relax کرنے کا Exceptional کیس میں یہ جو ہے یہ Exceptional ہے استثنیٰ ہے یعنی ہم کہتے ہیں فلاں عمل کوئی کر سکتا ہے وہ استثنیٰ ہے غیر معمولی حالات یہ مسلسل اگر سروس کمیشن کے حقوق کے اختیارات ، اس میں آپ Relexation کر سکتے ہیں او آپ سروس کمیشن کے اختیارات سرے سے نکال دیں یہ نہیں کر سکتے۔

میر اسرار اللہ زہری (وزیر بلدیات) جناب اسپیکر چیف منسٹر کو بھی یہ اختیارات ہے ابھی کیا کر سکتے ہیں چیف منسٹر ختم کرے یا پبلک سروس کمیشن کا۔

عبدالرحیم خان مندوخیل میں یہ عرض کر رہا ہوں Exceptional ہے تو آپ رولنگ دے دیں۔

جناب اسپیکر ہوتا یوں ہے درست ہے آپ نے درست کہا انہوں نے بھی خاص مواقع پر خاص خاص باتوں میں خاص طور پر رول ریلکس کیے جاتے ہیں ورنہ چونکہ ایک باقاعدہ ایک ڈویژن بنایا ہوا ہے ایک پبلک سروس کمیشن نے پورے کا پورا کمیشن بنایا ہوا ہے اس لئے وہ فرما رہے ہیں کہ اس کے ذریعے ہونا چاہیئے۔

میر اسرار اللہ زہری (وزیر بلدیات) جناب اسپیکر اگر پرانے چیف منسٹر سے اگر پوچھا جائے وہ کہیں گے ایک خاص کام تھا۔

جناب اسپیکر ٹھیک ہے آپ نے یہ بھی فرمایا کہ ہم آئندہ قواعد کے مطابق چلیں گے

عبدالرحیم خان مندوخیل تو آپ کوشش کریں کہ نہ خاص کام کو خاص نہ بنائیں آپ مہربانی کریں۔

میر اسرار اللہ زہری (وزیر بلدیات) یہ میرا مسئلہ نہیں ہے چیف منسٹر اگر کسی کو لگا دیں میں کدھر روک سکتا ہوں ؟

عبدالرحیم خان مندوخیل جناب والا جو کام خاص نہیں ہے اور اس کو آپ خاص بنائیں تو یہ خود غیر قانونی کام ہے ؟

جناب اسپیکر نہیں وہ اس دن وزیر اعلیٰ صاحب بھی کہہ دیا تھا یہاں پر۔

میر اسرار اللہ زہری (وزیر بلدیات) جناب غیر قانونی کام تو نہیں ہے آپ غیر قانونی تو نہیں کہہ سکتے۔ لیکن اس کو اختیارات ہیں وہ کر سکتا ہے اس کو۔

عبدالرحیم خان مندوخیل جناب والا یہ اختیارات صدر صاحب کے تھے ۵۸ بی میں تھے کہ وہ اسمبلی کو برخاست کر سکتی ہے لیکن انہیں جواز دینا تھا اور جب سپریم کورٹ کے پاس گیا وہ جواز نہ دے سکا لہذا وہ قانونی بظاہر عمل غیر قانونی ثابت ہوا لہذا کوئی بھی آپ Exceptional استثنائی عمل جب آپ کرتے ہیں اس کے لئے بھی آپ نے جواز دینا ہے کوئی کام جب آپ کریں گے آپ کے لئے جائز ہے لیکن اس کا جواز آپ نے دینا ہے مثلاً آپ کا اختیار ہے لیکن جواز آپ نے دینا ہے بے جواز بااختیار کام بھی آپ نہیں کر سکتے آپ کو نہیں کرنا چاہیئے کسی کو نہیں کرنا چاہیئے۔

جناب اسپیکر اگلا سوال نمبر ۳۰۴ عبدالرحیم خان مندوخیل صاحب کا ہے۔

۳۰۴ مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل

کیا وزیر بلدیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) رواں مالی سال ۱۹۹۶/۹۷ء کے دوران بلدیہ کوئٹہ کو مختلف پاجیکٹوں کے لئے کل کس قدر فنڈ فراہم کئے گئے ہیں۔ اور اس فنڈ کی تقسیم کار کی حلقہ وار تفصیل دی جائے۔

(ب) کیا مذکورہ فنڈ خرچ ہو چکے ہیں یا ہو رہے ہیں۔

(ج) کیا مذکورہ فنڈ کو بلدیہ کے تمام حلقہ جات میں مساوی طور پر تقسیم کیا گیا ہے۔ اگر جواب نفی میں ہے تو کیوں، اور ہر کام کی نوعیت کی تفصیل بھی دی جائے۔

وزیر بلدیات

(الف) سال ۹۷-۱۹۹۶ء میں بلدیہ کوئٹہ کو کسی ترقیاتی کام کے لئے فنڈز فراہم نہیں کئے گئے۔

(ب) اس کا جواب ملاحظہ ہو جز (الف)۔

(ج) جیسا کہ جز (الف) سے ظاہر ہے۔

جناب اسپیکر جواب کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل جناب والا انہوں نے یہ کہا ہے یہاں فرمایا ہے کہ وزارت بلدیات سال ۹۱-۱۹۹۰ء بلدیہ کوئٹہ کو کسی ترقیاتی کام کے لئے فنڈز فراہم نہیں کیے ہیں اب یہ جو ہے ہماری معلومات تو یہ ہیں کہ بالکل بہت فنڈ یعنی وہاں استعمال ہوا ہے لیکن یہ ایسا کہہ رہے ہیں تو پھر تو ہمیں معلومات کرنے ہوں گے اور پھر اگر ایسا صحیح بیان نہیں دیا ہے پھر تو ہمیں تحریک استحقاق پیش کرنا ہے۔

جناب اسپیکر بالکل اسی طرح آپ سیٹ میں بھی رہے

میر اسرار اللہ زہری (وزیر بلدیات) جناب اسپیکر معلومات غلط ہیں خان صاحب کی۔

عبدالرحیم خان مندوخیل خدا کرے میری معلومات غلط ہوں۔

میر اسرار اللہ زہری (وزیر بلدیات) جی انشاء اللہ غلط ہوں گے

جناب اسپیکر Next Question عبدالرحیم خان مندوخیل

عبدالرحیم خان مندوخیل سوال نمبر ۲۱۱

جناب اسپیکر سوال نمبر ۲۱۱۔ وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ۔ میں ایک عرض کردوں ازیبل ممبر سے کہ مجھ سے فون پر یہ کہا گیا کہ اس کا جواب بہت طویل ہے اور ریکویسٹ کی گئی کہ اگر اس کو اسی اجلاس میں آج کے اجلاس میں اگر ڈیفر کر دے ہم اگلے آپ کو اس کا جواب دے دیں گے تو میں نے اس کی بات تسلیم کر لی تو اس کو بھی ڈیفر کرتا ہوں جی اگلا سوال میر جان محمد خان جمالی۔

(چونکہ سوال نمبر ۲۱۱ defer یعنی موخر کر دیا گیا لہذا کارروائی / مباحثات میں شامل نہیں ہے) ۔

جناب اسپیکر اگلا سوال۔

۲۱۸ میر جان محمد خان جمالی

کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) ۲۱ فروری ۱۹۹۷ء تا تاحال محکمہ متعلقہ اور اس کے زیر انتظام تمام منسلکہ محکمہ جات پروجیکٹس (اگر ہوں) میں کتنے گزیٹڈ آفیسران و نان گزیٹڈ اہلکاروں کے تبادلے کر دیئے گئے ہیں ان کے نام، عہدہ، مقام تبادلہ اور مقام و عہدہ تعیناتی کی تفصیل دی جائے۔ نیز کیا ان تبادلوں میں اہلیت / تجربہ اور گریڈ کا خیال رکھا گیا ہے۔

(ب) مذکورہ بالا تبدیل کردہ آفیسران و اہلکاران اپنے آسامیوں پر کتنے عرصہ سے تعینات تھے۔ نیز کیا یہ آفیسر و اہلکار نئے عہدوں پر تعیناتی کے اہل تھے اور اپنے پیشرو آفیسران و اہلکاران سے چارج لینے والے ملازمین کی آبائی ضلع رہائش کی تفصیل دی جائے۔

(ج) مذکورہ تبادلوں میں ٹی اے / ڈی اے کی مد میں کل کتنی رقم ادا کی گئی ہے نیز ہر آفیسر و اہل کار کو ادا کردہ سفر خرچ کی علیحدہ علیحدہ رقم کی تفصیل بھی دی جائے۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات

اس ضمن میں یہ بات واضح کی جاتی ہے کہ محکمہ اقتصادی منصوبہ بندی و ترقیات میں کسی آفیسر کا تبادلہ نہیں کیا گیا ہے۔

مولانا امیر زمان سینیئر منسٹر جواب کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے

میر جان محمد خان جمالی جناب ایک ضمنی سوال ہے کہ پھر ہم یہ نتیجہ نکس کر سکتے ہیں کہ آفسروں کی تبدیلی کی ضرورت نہیں تھی جب مولانا وزیر پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ بنے اس کا مطلب ہے کہ ترقیاتی عمل میں بھی کوئی Revolutionary آئیں گے نہ کوئی تبدیلی آئے گی وہی پرانے طور طریقے لگتا ہے Heavy رہیں گے۔

جناب اسپیکر نہیں اگر ٹرانسفر کیے جاتے ہیں تو انہیں ٹرانسفر کیوں کیے گئے ہیں اور ٹرانسفر نہیں کیے گئے تو آپ کہتے ہیں کہ انہیں ٹرانسفر کیوں نہیں کیے یہ تو غلط ہے یہ روشان عمل ہے کہ انہوں نے ٹرانسفر کوئی نہیں کیا ہے۔

میر جان محمد خان جمالی جواب اس بات کا دینا چاہیئے کہ ترقیاتی عمل میں کوئی تبدیلی نہیں ہے وہی بیل کی رفتار سے

جناب اسپیکر یہ تو اچھی بات ہے آپ کو تو شاباش کہنی چاہیئے اس پر اگلا سوال ۲۸۴ میر عبدالکریم نوشیروانی۔

عبدالرحیم خان مندوخیل On his behalf

مولانا امیر زمان (سینیئر منسٹر) جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب اسپیکر جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے کوئی ضمنی سوال

عبدالرحیم خان مندوخیل جناب یہ ۹۸-۱۹۹۷ء میں جتنی بھی اسکیم ہیں ۴۳ میر پہلے جو اس میں آیا تھا اوپر کی فہرست منسلک ہے وہ ہمیں ذرا لیٹ سے ملا اور اس میں زیادہ بات ہے لیکن کل دو ارب ایک کروڑ ستاون لاکھ اس سال پاکستان کے پانچ سو ایک ارب روپے بجٹ اس میں ہمارے صوبے کے لئے بمشکل دو ارب روپے کیا ہمارے اتنے پراجیکٹس ہیں مثلاً ہمارے پانی کی ضروریات دیگر ضروریات سڑکوں کی ضروریات۔

۲۸۴ میر عبدالکریم نوشیروانی

کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

مرکزی حکومت کی امداد سے صوبہ میں جاری اسکیموں کی تعداد کتنی ہے۔ نیز ہر ضلع میں مخصوص منصوبوں کی تعداد اور ان کے لئے مختص رقوم کی علیحدہ علیحدہ تفصیل بھی دی جائے۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات

مرکزی سالانہ ترقیاتی بجٹ ۹۸-۱۹۹۷ء کے تحت اس وقت صوبہ بلوچستان میں ۴۳ جاری منصوبوں پر عملدرآمد ہو رہا ہے اور دوران سال ان کے لئے ۲ ارب ایک کروڑ ۵۷ لاکھ ۲۹ ہزار روپے مختص ہیں ضلع وار منصوبوں کی تعداد اور ان کے لئے مختص رقوم کی تفصیل کی فہرست آخر پر منسلک ہے۔

مولانا امیر زمان (سینیئر منسٹر) جناب اسپیکر یہ رونا تو ہم ہمیشہ روتے ہیں کہ مرکز نے ہمارے ساتھ سوتیلی ماں کا سلوک کیا ہے پراجیکٹ بھیجے ہیں وہ اے۔ ڈی پی میں نہیں ڈالی ہیں یا جو ہم نے پیسے مانگے ہیں وہ نہیں دیئے ہیں پچھلے دن آپ کو یاد ہو گا جب میں نے گیس رائلٹی کے متعلق دو مہینے سے جو ماہوار کی رائلٹی ہے وہ بھی نہیں ملی ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل میں اس میں ذرا ضمنی سوال کروں کہ آپ نے کتنے ارب کا پراجیکٹس دیا تھا اپنی طرف سے

جناب اسپیکر کتنے ملے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل فیڈرل گورنمنٹ سے ادھر تو دو ارب روپے ہیں وہ بھی بلکہ میں کہوں گا کہ وہ بھی جاری یعنی پراجیکٹس ہوں گے یعنی پہلے سے جاری ہے یہ بھی نئے پراجیکٹس نہیں ہیں مجھے یقین ہے۔

مولانا امیر زمان (سینیئر منسٹر) جناب اسپیکر ایک تو یہ نیا سوال ہے یہ بات بھی صحیح ہے دوسرا یہ ہے کہ آن گوئنگ اسکیمات جو ہمارے ہیں یہاں مرکزی حکومت کے اس کے لئے پیسے نہیں دیئے ہیں۔ آپ کو یاد ہو گا کہ نیشنل ہائی وے کی مد میں اس وقت آپ کا بلوچستان میرے خیال میں ۳۰ کروڑ روپے مقروض ہے اور مرکزی حکومت نے ہمیں ۲۰ کروڑ روپے دیئے ہیں اور ایسا نہیں ہے کہ ہم نے نئی اسکیم انہیں دیئے ہیں اور پرانے کی نشاندہی نہیں کی ہیں ہم نے باقاعدہ طور پر نئے اسکیمات بھی دیئے ہیں جو وہاں دریا سندھ سے اضافی سیلابی پانی کی اس سال کا منصوبہ سیلابی پانی کے تحفظ کے منصوبہ جات کوئٹہ پشین مستونگ منگوچر زیر زمین پانی کی ری چارجنگ کوئٹہ زیر زمین پانی کی ری چارجنگ بولان ڈیم کی دوبارہ تعمیر اور حیوانات میں بیماریوں کے کنٹرول کے تحفظ کے لئے اور بلوچستان میں ایگریکلچر کالج کا منصوبہ ایگریکلچر ٹریننگ سینٹر قلات کا منصوبہ سول ہسپتال کوئٹہ میں ایم آر آئی کی فراہمی کوئٹہ میں حاجی کیمپ کی تعمیر ایس ڈی پی میں ہم نے دیا ہے لیکن انہوں نے کہا ہم نے یہ منصوبے دیئے ہیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل تو کتنے ارب بنے۔ آپ کے پراجیکٹس؟

مولانا امیر زمان (سینیئر منسٹر) ٹوٹل اس وقت میرے پاس نہیں ہیں یہ فگر figure ہیں اگر آپ ٹوٹل کرنا چاہتے ہیں۔

جناب اسپیکر دے دیں گے مہربانی۔ جی بسم اللہ خان Any Supplementary

بسم اللہ خان کاکڑ جناب اسپیکر میرا ضمنی سوال یہ جو ڈسٹرکٹ وائز تفصیل دی گئی ہے سریل نمبر ۴ پر ڈسٹرکٹ قلعہ عبداللہ آتا ہے یہ انہوں نے دی ہے ۱۹۹۷ء ۔ ۱۹۹۸ء کے لئے ہر جگہ پر چودہ ہزار سولہ سو کچھ ہے وہ تو چھوڑیں آپ صرف ۲۰۲ پوائینٹ ملین کا ذکر ہے وہ پچھلے سال کا کہ جون ۱۹۹۶ء تک وہ خرچ ہو چکے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ اس سال اس ڈسٹرکٹ کے لئے کچھ بھی نہیں ہے۔

جناب اسپیکر جی جناب۔

عبدالرحیم خان مندوخیل ضمنی سوال کوئی شخص کر سکتا ہے۔

جناب اسپیکر نہیں نہیں آپ تشریف رکھیں میں اس سے مخاطب ہوں۔

مولانا امیر زمان (سینئیر وزیر) جناب اسپیکر گزارش یہ ہے کہ بسم اللہ خان خود کابینہ کا رکن ہے یہ مسئلہ وہاں کابینہ میں ذکر کریں اور دوسرا یہ ہے کہ یہ جو اسکیمات ہیں گزشتہ سال کی آپ نے بات کی ہے اس سال بھی ہم اسکیمات رکھیں گے Throughout بلوچستان ضلع وار تفصیل اگر ۸۷ اور ۸۸ کی آپ دیکھ لیں تو اس میں ہو گا۔

جناب اسپیکر صحیح ہے جی جناب اگلا سوال ۲۸۵ میر عبدالکریم نوشیروانی ۔ On His behalf

عبدالرحیم خان مندوخیل On His behalf

۲۸۵ میر عبدالکریم نوشیروانی (بتوسط عبدالرحیم خان مندوخیل)

کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

رواں مالی سال کے دوران سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت صوبہ کے ہر ضلع کے لئے کس قدر رقوم کن ترجیحات کی بناء پر مختص کی گئی ہیں ضلع وار تفصیل دی جائے۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات

رواں مالی سال میں سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت کل ۱۲۵۱ اسکیموں پر جن میں ۱۶۸ جاری اور ۸۳ نئی ہیں۔ عملدرآمد ہو گا رقوم کی تخصیص مندرجہ ذیل ترجیحات پر مبنی ہے۔

(۱) جاری اسکیموں کی تکمیل کو دوران سال اولیت دی جائے گی۔

(۲) SAP کے تحت چلنے والے منصوبوں کو مکمل تحفظ حاصل ہو گا۔

(۳) بیرونی امداد سے چلنے والے منصوبوں کو بھی مکمل تحفظ حاصل ہو گا۔

(۴) لہذا رقوم کی ضلع وار تخصیص میں بھی انہیں ترجیحات پر عملدرآمد کیا گیا ہے ضلع وار منصوبوں کی تعداد اور ان کے لئے مختص رقوم کی تفصیل کی فہرست انتہائی ضخیم ہے لہذا اسمبلی کو صرف ایک سیٹ مہیا کر دی گئی جو کہ اسمبلی لائبریری میں سیریل نمبر ۹۷/۲ میں ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔

وضاحتی نوٹ:۔ ضلع وار تفصیل کے مطابق منصوبوں کی کل تعداد ۱۳۰ ہے اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ جب ایک صوبائی یا بلوچستان کی سطح پر چلنے والے منصوبے کو عملدرآمد کے لئے ضلعی سطح پر لایا جاتا ہے تو یہ ایک منصوبہ اسی نام سے ۲۶ اضلاع میں درج ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے تعداد میں اضافہ ہوا ہے، مجموعی طور پر تخمینہ لاگت اور تخصیص شدہ رقم میں کوئی کمی بیشی نہیں ہوتی۔

جناب اسپیکر مولانا امیر زمان صاحب آخری سوال ہے Any Supplementary?

عبدالرحیم خان مندوخیل جناب والا یہ سوال اس کا جواب آیا ہے لیکن آج میں ایسا مصروف تھا کہ اس کو تیار کرنا ذرا مشکل رہا لہذا کم از کم اس وقت سپلیمنٹری نہیں ہے یہ نہیں کہ سپلیمنٹری نہیں ہے لیکن اس وقت ہم تیار نہیں ہے اگر آپ ہماری ریکویسٹ مانیں اور ڈیفر کریں تو بہتر ہو گا آپ کو علم ہیں کہ آج ہم تمام دن جناب والا یہ بہت سب سے اچھا اور اہم موضوع ہے۔

جناب اسپیکر نہیں جواب آچکا ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل آچکا ہے لیکن سپلیمنٹری۔

جناب اسپیکر میں عرض کرتا ہوں آپ سے۔ میں عرض کرتا ہوں آپ سے جواب ہے آج ہم پڑھیں گے بہت سوال بنائیں گے اس کے اوپر اور سوال بن سکتے ہیں آپ بنالیں نہ۔

مولانا امیر زمان (سینیئر وزیر) جناب اسپیکر اگر اجازت ہو سوال بھی آ گئے اور اس کے جواب بھی آ گئے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل میرا مطلب یہ ہے ابھی اس وقت اس میں۔ نہیں ابھی تیار نہیں ہے ایک چیز۔

جناب اسپیکر ٹھیک ہے سمجھ گیا میں آپ کی بات درست ہے اگر اس ٹائم کوئی بات ہوئی تو اس میں سے آپ اور سوال بنا سکتے ہیں۔

مولانا امیر زمان (سینیئر وزیر) سوال بھی آ گئے اور جواب بھی آ گئے اور مفصل تفصیل ہمارے ساتھ پڑی ہے اگر خان صاحب کو ابھی بھی کوئی بات ہے تو ہم اس کے ساتھ بیٹھ کر وہ ساری تفصیل ان کو حوالہ کر دیں گے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل لیکن سپلیمنٹری پوزیشن میں ہم نہیں ہیں وہ نہیں سمجھیں۔

جناب اسپیکر ٹھیک ہے میں سمجھ گیا آپ کی بات۔ اس کو پڑھ کے دیکھ لیں پھر اگر ہو تو ضرور بنائیں گے مہربانی جناب۔ وقفہ سوالات ختم ہوا۔

میر محمد اسلم بزنجو جناب اسپیکر پوائنٹ آف آرڈر اسی سوالات پر جناب آپ اپنی رولنگز دیں چونکہ ہمیشہ اس ہاؤس میں یہی پیش ہوتا ہے کہ جوابات سوالات کے کتنے ایک گھنٹے ایک دن میں دو دن میں یا سیشن کے دوران ٹیبل پر آنے چاہیے آپ اگر اپنی رولنگز دیں تو اس سے واضح ہو جائے گی ہمارے لئے بھی۔

جناب اسپیکر پہلے رولنگز دی ہوئی اس پر آپ شاید اس دن نہیں تھے پہلی بات تو یہ ہے قواعد کے مطابق تو ٹیبل ہوتے ہیں ایک گھنٹہ قبل مگر ہماری روایت اس صوبائی اسمبلی کی کہ ہم دو دن اس پیشتر آپ کو بھیجتے ہیں آپ کے گھروں پر یہ ہماری یہاں پر روایت ہے مگر قواعد کے مطابق ایک گھنٹہ قبل آپ کے پاس یا ٹیبل پر ہوتے ہیں تو یہ رولنگ ہے۔ تو وقفہ سوالات ختم ہوا۔

رخصت کی درخواستیں سیکرٹری صاحب رخصت کی درخواستیں اگر ہوں تو پڑھیں۔

اختر حسین خاں (سیکرٹری اسمبلی) میر عبدالکریم نوشیروانی صاحب نے نجی مصروفیت کی بناء پر آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟

(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی سردار محمد صالح بھوتانی صاحب نے ذاتی مصروفیت کی بناء پر آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی۔

جناب اسپیکر سوال یہ ہے کہ رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب اسپیکر چونکہ عصر کی جماعت کھڑی ہونے والی ہے چار بجکر ستائیس منٹ پر اجلاس نماز عصر کے لئے ملتوی ہوگیا اور پھر چار بج کر ستاون منٹ ۵۷۔۴ بجے زیر صدارت جناب اسپیکر شروع ہوا۔

جناب اسپیکر تحریک التواء نہیں ہے لہذا زیرو آور۔

مولانا امیر زمان (سینیئر وزیر) پوائنٹ آف آرڈر قرار داد تو ہے۔

جناب اسپیکر نہیں وہ آگے آئے گی جی جناب فرمائیے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل جناب والا میں آج ہمارے ملک اور ہمارے ملک میں ایک قوم پشتون کے ایک خوش بختی کی خبر کے بارے میں آپ کے یہاں اظہار خیال کرنا چاہتا ہوں وہ یہ جناب والا کہ پاکستان چار قوموں کا ملک ہے جو کہ بھائی ہیں برابر ہیں اس سے پہلے انگریز نے ہم سب کو غلام بنایا پھر انگریز کے خلاف ہم نے مشترک جدوجہد کیا انگریز نے اپنے استعماری مقاصد کے لئے ہمیں مختلف طریقوں سے بلخصوص پشتونوں کو تقسیم کیا اور پھر مجموعی طور پر ہمارے شناخت کو ختم کیا جو کہ انسانی اصولوں کے خلاف تھا جمہوری اصولوں کے خلاف تھا اسلام کے خلاف تھا لیکن وہ ایک غیر قوت تھی استعماری قوت تھی۔ سامراجی تھا

پھر جب پاکستان بنا تو سب سے پہلے یہ ہونا چاہیئے تھا کہ ہم ایک ایسا آئین کی تشکیل کریں جس میں ہمارے ملک میں رہنے والی قومیں ہمارے ملک میں رہنے والے افراد ان سب کے لئے ایک صحیح معنوں میں جمہوری انسانی اسلامی معاشرہ بنے ایسا ایک آئین بنتا لیکن وہ بدقسمتی یہ رہی کہ مختلف مفادات کی قوتوں نے ایسے آئین بنانے کا رستہ روکا اور یہی وہ سلسلہ ہے کہ چلتے چلتے ایک سٹیج پر آگے ہمارا ملک آدھ تقسیم ہوا اور اس کے بعد بمشکل ایک آئین بنا اس میں بھی دوسروں کے علاوہ یا دوسرے جو کچھ بہتر کرنا چاہیئے تھا اصلاح کرنا چاہیئے تھا اصرور کرنا چاہیئے تھا بہت سی دیگر چیزوں کو ان میں ایک بات یہ تھی کہ پشتونخواہ پشتون کے وطن نہ اس کو متحد کیا گیا اور جو بھی تھے اس میں مثلاً پشاور یہ علاقہ اس کو انگریز نے این ڈبلیو ایف پی کا نام دیا تھا اپنے سامراجی ان کے حدود کا این ڈبلیو ایف پی تو کہا جا سکتا ہے لیکن وہ اس کا یہ حقیقی نام نہیں تھا پشتونخواہ کی سرزمین جناب والا یونان کے ہیروڈوڈ سے آخوند درویزہ احمد شاہ بابا کے دور تک اور عام پشتون زندگی میں اس کا نام پشتونخوا یعنی پشتون کی سرزمین پشتون لینڈ ۔ ایک بات یہ تھی نہ اس کو متحد کیا گیا اور جو بھی تھے مثلاً پشاور اس کو انگریز نے این ڈبلیو ایف پی کا نام دیا تھا اپنے سامراجی ان کے جدود کا تو این ڈبلیو ایف پی تو کہا جا سکتا ہے لیکن وہ اس کا یہ حقیقی نام نہیں ہے پشتون خواہ کی سرزمین یونان کی ہیروڈوڈ سے لے کر اخوند درویزہ احمد شاہ بابا کے دور تک اور عام پشتون زندگی میں اس کا نام پشتون خواہ یعنی پشتون کی سرزمین ۔ پشتون لینڈ اور اس پیر احمد شاہ بابا کے اشعار ہیں اور عام لفظ ہے اور اخوند درویزہ جیسے عالم بازی نوشان جیسے عالم انہوں نے بار بار اس پشتون کی سرزمین کا ذکر کیا ہے پشتونوں کے لئے لیکن بدقسمتی ہوئی کہ یہ نام ویسٹڈ انٹرسٹ میں اس سرزمین کو دینے سے انکار کیا اور یہ مسئلہ متنازعہ چلتا رہا ہونا یہ چاہیئے تھا کہ انصاف کا تقاضا تھا ۔جمہوریت کا تقاضا تھا اسلام کا تقاضا تھا یہ ہونا یہ کوئی مسئلہ نہیں ۔ بہر صورت اب بہت دیر ہے پھر بھی وہ کہتے ہیں کہ دیر آید درست آید ۔ ابھی پشتون خواہ کے پراونشل اسمبلی میں اتفاق رائے سے یہ نام تجویز کیا ہے اس صوبے کا ۔ اس کے بارے

میں وہ آئینی ترمیم کرے فیڈرل پارلیمنٹ ۔ اور اس کو وہ نام دیا جائے اس پر میں سب لوگوں کو خراج عقیدت پیش کرتا ہوں خواہ وہ اس ملک کے جس قوم سے تعلق رکھتے ہیں بین الاقوامی طور پر بھی جنھوں نے اس مقصد میں رول ادا کیا اس کے لئے قربانیاں دیں جیلوں میں گئے سرومال کی قربانی دی اور اس وقت جن پارٹیوں نے اس میں امداد کی عوامی نیشنل پارٹی پیپلز پارٹی ۔ جمعیت العلمائے اسلام ۔ مسلم لیگ نواز گروپ جس نے خصوصی امداد کی ۔ کہ وہ اتفاق رائے سے منظور ہو امید کرتے ہیں پارلیمنٹ سے ملک کے تمام قومی جمہوری قوتوں سے وطن پال قوتوں سے کہ وہ پارلیمنٹ میں اس کو منظور کرنے کے لئے کوشش کرے ۔ شکریہ۔

جناب اسپیکر کسی اور نے بولنا ہے ۔ بسم اللہ خان کاکڑ۔

بسم اللہ خان کاکڑ (وزیر) جناب اسپیکر زیرو آور کے حوالے سے جس موضوع پر میں آج بولنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ بلوچستان میں خصوصیت سے یہ نومبر کے مہینے میں باہر سے لوگ آتے ہیں یہاں کے پرندوں اور جانوروں کے شکار کے لئے پاکستان سے باہر کے لوگ آتے ہیں بعض تنظیمیں بعض جماعتیں تھوڑے سے مفادات حاصل کرنے کے لئے ہماری زمین کے پرندوں اور جانوروں کے شکار کے لئے باہر کے لوگوں کو چھوڑتے ہیں ۔ میں خود چونکہ ڈبلیو ڈبلیو ایف وائلڈ لائیف کے حوالے سے میں اس کا ممبر ہوں میں چاہوں کہ صوبائی حکومت ملک سے باہر آنے والے لوگوں کے لئے بلوچستان کی سرزمین پر آکر شکار کرنے کے اس عمل کو روک دے اور یہاں بھی شکار کا تحفظ ہو یہ میرا ایک نکتہ تھا۔

جناب اسپیکر بسم اللہ خان جہاں تک مجھے معلومات ہیں یہ باقاعدہ مرکزی حکومت اجازت دیتی ہے لوگوں کو کہ فلاں علاقہ آپ کا ہے جا کر شکار کریں تو ہم صوبائی حکومت سے یہ گزارش کریں گے کہ وہاں سے پوچھے کہ کونسا علاقہ ان کو مختص کیا ہے۔

بسم اللہ خان کاکڑ (وزیر) یہی بات میں نے سینئر منسٹر سے بھی کی تھی میں چاہتا بھی تھا کہ ہماری سرزمین بلوچستان کے مختلف علاقوں میں جو پرندے جانور ہے یہ بھی مرکز

کے assests اینٹس ہیں یا ہمارے ۔ اس چیز کو روکا جائے اس کے لئے عربوں کے قافلے یا دوسرے لوگوں کے قافلے یہاں آکر مختلف قسم کی اور کرپشن بڑھ رہی ہے مختلف حوالے سے ۔ دوسری بات جو پشتون خواہ اسمبلی نے ایک فیصلہ کیا بہت عرصے کے بعد کیا جس کی طرف رحیم صاحب نے اشارہ کیا صوبہ سرحد کا نام پشتون خواہ رکھنے کے حوالے سے میں اس لئے کہوں گا کہ ہم ماریشس جب گئے تھے اگر آپ کو یاد ہو سی پی اے کانفرنس میں ایک چھوٹا ملک ڈھائی لاکھ آبادی والا ملک تھا سوت سموا ۔ وہ جب ان سے آزاد ہوا اس کا پہلا نام تھا اس نے بڑے فخریہ انداز میں کہا کہ ہم نے سوت کا لفظ ہٹا دیا ہمارے ملک کا نام سموا ہے سوت کا لفظ وہ غاصب قوتوں کا نام ہمارے اوپر یادگار کے طور پر تھا اس لئے ہمارے ملک کا نام سموا ہوگا اور بہت کم عرصے میں انہوں نے پہلے اس چیز کو کیا اور ہمیں کافی عرصے پہلے یہ کام کرنا چاہیئے تھا میں اس چیز کی تائید کروں گا جو پارلیمینٹ ہے وہ پشتون خواہ کے لوگوں کے آرزو کو اس کے فطری حق کو اسلامی اور قانونی حق کو تسلیم کرتے ہوئے جو اس اسمبلی سے قرار داد پاس ہوئی ہے اس پر عمل کرے کچھ چیزیں میں ایسا کہوں گا پشتون خواہ جس میں احمد شاہ بابا ہو چاہے خوشحال خان ہو ہر جگہ آپ کو پشتون خواہ کا لفظ ملے گا اس میں کچھ ایسی پیچیدگیاں ہیں کہ شاید یہ فلور اس کے لئے ضروری نہیں ہے کہ پشتونوں کے تقسیم کا ہو جس سے ہماری قومیں تقسیم ہوئی ہیں وہ بھی کچھ تراکتیں ہیں اس کو بھی مدنظر رکھنا چاہیئے ۔ بہرحال یہ ایک بہت اچھی پیش رفت ہے میں تائید کرتا ہوں کہ پاکستان کے پارلیمنٹ کو پشتون خواہ کے اس خواہش آرزو کا احترام کرتے ہوئے وہاں کا نام صوبہ پشتون خواہ رکھنے کی ترمیم کرنی چاہیئے ۔ شکریہ ۔

جناب اسپیکر: شکریہ کچی صاحب ۔

میر محمد اسلم کچکی: بسم اللہ خان نے جو وائلڈ لائیف کے بارے میں جو اپنے خیالات کا اظہار کیا میں اس کی تائید کرتا ہوں کیونکہ بلوچستان میں باہر کے جو حکمران ہیں خاص کر گلف سے ان کو مختلف علاقے مرکزی حکومت کی طرف سے الاٹ کئے گئے ہیں ان کے علاوہ جو

الاٹ نہیں ہیں وہاں بھی مختلف لوگ باہر لوگ آکر شکار کرتے ہیں جب کہ شکاریات کے تحفظ کے لئے یہاں ایک محکمہ ہے اس کی وزارت ہے الگ قانون ہیں ان پر صحیح طور پہ عمل درآمد نہیں ہوتا اس کے علاوہ فرض کریں ہم کہتے ہیں چونکہ مرکز کی طرف سے الاٹ ہوتی ہے کچھ مشکلات ہیں۔ لیکن یہ شکاریات کے بارے میں میں یہ عرض کرنا چاہوں گا صوبائی حکومت کے تمام قوانین ہوتے ہوئے گیم واچر ہوتے ہوئے یہاں بلوچستان میں شکار پہ کوئی تحفظ صحیح معنوں میں نہیں ہو رہا ہے جس میں پرندوں اور جانوروں کے نایاب نسل تباہ ہو رہے ہیں ختم ہو رہے ہیں مثلاً یہاں پہ جو وارڈن رکھے ہوئے ہیں گیم واچر رکھے ہوئے ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ وہ صرف تنخواہ لیتے ہیں کہ ہماری مراعات ہیں وہ ان جگہوں پہ تحفظ نہیں کرتے ہیں جہاں ان کی ڈیوٹی ہوتی ہے اور وہاں حفاظت کرنی ہوتی ہے یہ مسئلہ ہے وائلڈ لائف نیچر کا جزو ہے اور یہ جو جانور ہیں قدرت کی بہت نایاب چیزیں ہیں اگر ان کا تحفظ نہیں کیا گیا بہت جلد یہ نایاب نسل جو جانوروں اور پرندوں کی بلوچستان میں پائی جاتی ہے وہ ختم ہو گی تو صوبائی حکومت سے درخواست ہے کہ وہ اس سلسلے میں خاص طور پہ وائلڈ لائف کے تحفظ کا صحیح طور پہ قانون نافذ کرے اور اگر اس میں کچھ کمزوریاں ہیں تو ان کا قانون کو اس طریقے سے تبدیل کیا جائے یا سخت کیا جائے تاکہ ان کا تحفظ ہو سکے۔

جناب اسپیکر کسی اور صاحب جی مولانا عبدالواسع صاحب۔

مولانا عبدالواسع شکریہ جناب اسپیکر، جناب اسپیکر زیرو آور پہ جن دوستوں نے بات شروع کی ہے وہ عبدالرحیم صاحب نے جس بات کی طرف اشارہ کر دیا وہاں صوبہ سرحد کی اسمبلی نے پشتونخواہ کے نام سے صوبے کا نام پاس کر دیا تو جناب اسپیکر ہم ان دوستوں کے شکر گزار ہیں کہ انہوں نے بڑا دیرینہ مسئلہ جو کہ لوگ پچاس سال سے اس پہ تحریک چلا رہے تھے اور اس پہ لوگوں نے شاید قربانیاں بھی دے چکے تھے۔ تو جناب اسپیکر اس وقت بھی صوبہ کا نام ہم نے اور ہماری جماعت نے یہ سفارش کر دی کہ نام تبدیل کرنے سے یا نام رکھنے سے یا نہ رکھنے سے میرے خیال میں کوئی فرق نہیں پڑتا ہے اگر پشتونخواہ کے نام رکھے

تو بھی ایک بہتر چیز ہے اس کا کوئی نقصان نہیں ہے کسی کو بھی نقصان نہیں ہے اگر کوئی دوسرے لوگوں کے نام ہے تو ان کا بھی نام ہو جائے تو بہتر ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہم یہ کہہ رہے تھے کہ اتنے بڑے انداز میں اٹھانا کہ اس کے لیے تحریک چلانا اور لوگوں کے درمیان نفرمیں پھیلانا اور دوسرے دوستوں کے برابر قوموں پہ الزام لگانا تو یہ مناسب انداز نہیں ہے تو جناب اسپیکر ہم نے اسی وقت بھی کہا کہ پشتونخواہ کے نام رکھنے سے نہ کسی کو آٹا مل جاتا ہے نہ کسی کو گھی مل جاتا ہے نہ کسی کو کپڑے ملتے ہیں صرف نام رکھنے سے سکون مل جاتا ہے بلکہ نظام تبدیل کرنے سے ہمیں سکون مل بھی سکتے ہیں تو اگر پوری قربانی دینی ہے تو ایسے عظیم مقصد کے لیے دے دیں تاکہ اُن کے ثمر سے ہمارے بچے ہمارے آنے والی نسلیں ان کے ثمر سے مستفید ہو جائے تو جناب اسپیکر اب چونکہ ہمارے قائد کا بیان ہمارے مولانا فضل الرحمان صاحب کا بیان پہلے دن بھی آیا تھا کہ پشتونخواہ کے نام رکھنے سے ہم وہاں مخالفت تو نہیں کرتے ہیں بلکہ اس کی ہم حمایت بھی کرتے ہیں لیکن ان سے کچھ بھی حاصل نہیں ہو سکتے ہیں اس کے بعد یہ جو ہمارا تباہ ہوا معاشرہ ہے میرے خیال اس میں کوئی تبدیلی نہیں آئے گی لیکن ٹھیک ہے جب ہو گی تو ہم اس پہ خوش ہے اور اب میں رحیم صاحب کی خدمت میں نہایت احترام سے عرض کرتا ہوں کہ اب الحمداللہ ہمارے پشتونوں کے ایک نام سے ایک صوبہ تو مل گیا تو اب یہاں ہم جب رہ رہے ہیں تو یہ ہماری پشتونخواہ عوامی پارٹی ہم کس مقصد کے لیے چلا رہے ہیں میرے خیال میں شاید ان دوستوں کا بھی یہ خیال نہیں ہے نہ یہ ہے کہ ایک ملک میں ہمارے نام سے نہ ان کی تحریک میں شامل تھے کہ دو صوبہ پشتونخواہ کے نام سے ایک صوبہ بن جائے تاکہ ہمارے تشخص بھی ایک میدان میں سامنے آجائے اس قوم کے ساتھ کہ جس ملک میں جس قوم میں ہم رہ رہے ہیں تو میرے خیال اس کے بعد ہم جب خوشحالی منائیں گے تو خوشحالی کے بعد تو ہمارے مقاصد پورے ہونگے۔ مقاصد پورے ہونے کے بعد میں تو رحیم صاحب کو دعوت دیتا ہوں کہ اب نظام کی تبدیلی کی بات رہ گئی ہے ایک قدم تو ہم بڑھ گئے ہمارے مقصد حاصل ہو

گئے تو اب نظام کی تبدیلی کے ساتھ ہمارا ساتھ دے دیں نظام کی تبدیلی کے لیے تاکہ وہ ہمارے والے بھی مقصد حاصل ہو جائیں تو پھر لوگوں کو صحیح طریقے پہ سکون بھی مل سکتے۔ شکریہ جناب اسپیکر۔

جناب اسپیکر انہوں نے ساتھ دے دیا مہربانی جی مولانا تو آپ کو مبارک باد دے دی ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل میں نے بالکل بھائی چارہ میں بول دیا ہے۔ جناب والا؟ میں نے تو وہ ذکر کیا لیکن ہمارے یہاں برادری برابری بھائی چارہ پشتون یہاں ہیں ہم امید کرتے ہیں جس طرح سیاسی طور پہ اس مسئلے کو بات چیت کے ذریعے حل کیا گیا یہاں ہمارے اس صوبے میں بھی پشتون بلوچ ایک دوسرے کے بھائی ہیں برابری کی بنیاد پہ بات چیت سے اپنے مسائل حل کریں گے اور یہ جو مولانا صاحب نے کہا کہ یہ قومی حقوق یہ عوامی حقوق یہ نظام کا حصہ ہے اس لیے مجموعی طور پہ ہم تو کہہ رہے ہیں جناب اسپیکر کہ ایک عدل کے نظام کی طرف ہم بڑے اور اس میں یہ اس کا ایک اہم حصہ ہے مہربانی اسپیکر صاحب۔

جناب اسپیکر مہربانی جناب بس مولانا صاحب بہت ہو گیا آپ نے کچھ بولنا ہے اسی پہ بولنا ہے ہو گیا جی بس تشریف رکھیں مولانا صاحب تشریف رکھیں جی مولانا اللہ داد خیر خواہ صاحب۔

مولانا اللہ داد خیر خواہ (وزیر) بسم اللہ الرحمان الرحیم (آیات قرآنی تلاوت فرمائیں) یہ مشہور ہے کہ پانی اسی کا حق ہے جو طلب کریں اور شکار اسی کا حق ہے جو پکڑے مثال کے طور پہ بندوق سے آپ نے شکار کو مارا زخمی ہوا آپ کے گرفت سے نکل گیا تو جہاں دوسرے نے پکڑ لیا اگر اس کو پکڑنے کا حق نہ دیا جائے تو پھر وہ اسے نہیں پکڑے گا اور وہ مر جائے گا جب وہ اس طرح مرے گا دونوں کے کام سے نکلے گا تو اس میں یہ خوبی اخذ کیا گیا ہے کہ شکار تو ہر کوئی کر سکتا ہے یہ کسی کی ملکیت نہیں نہ کسی کی ملکیت بنتی ہے اسی لیے میں کہتا ہوں کہ اس سلسلے میں پابندی ہمارے ہاں نہیں ہونی چاہیئے باقی دوسری گزارش